أَوْلَادُنَا وَالْقُرْآنُ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْنَا الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ، نُورًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿الم * ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ﴾

عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان! ایک ایسی عظیم کتاب ہے، جو اپنے کمالات میں، اپنے جاہ وجلال میں، اپنے حُسن وجمال میں بالکل اَنوکھی وجُداگانہ ہے، نہ تو پہلے زمانوں میں اُسکی کوئی مثال موجود ہے، اور نہ ہی آئندہ زمانوں میں اُسکی کوئی نظیر، جو بڑوں کی زادِ راہ ہے، بچوں کے لیے محفوظ قلعہ ہے، ایک زندہ وجاوید معجزہ ہے، اور ایک کامل ومکمّل حُجَّت وبُرہان ہے، جس کے بارے میں ربّ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ﴾، "کہدو پس اللہ کی حجت پوری ہو چکی".

یہ ایسی کتاب ہے، جس کا بیان مُحکم ومضبوط ہے، جسکے دلائل روزِ روشن کی طرح واضح ہیں، اور جو ہر قسم کی کمی بیشی سے پاک ومحفوظ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾، "جس میں

نہ آگے اور نہ پیچھے سے غلطی کا دخل ہے، حکمت والے تعریف کیے ہوئے کی طرف سے نازل کی گئی ہے".

اللہ کے بندو! یہ عظیم کتاب قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید ہے، کسی باپ، کسی ماں نے آج تک اپنی اولاد کو اِسکی تعلیم سے بڑھ کر کوئی بیش قیمت اور نفع بخش تحفہ نہیں دیا، تو کیا کبھی کسی والد نے اپنے دل سے یہ سوال کِیا؟ کہ وہ اپنی اولاد کو قرآن کیوں سکھا رہا ہے؟ تو آئیے صحابیِ جلیل عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضِی اللہ عنہما کے اس قول میں غور و تدبُّر کریں: "عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَتعَلَّمُوهُ، وَعلِّمُوهُ أَبْنَاءَكُمْ، فَإِنَّكُمْ عَنْهُ تُسْأَلُونَ، وَبِهِ تُجْزَوْنَ، وَكَفَى بِهِ وَاعِظًا لِمَنْ عقَلَ". "تم قرآن کو لازم پکڑو، اُسے سیکھو، اور اپنی اولاد کو سِکھاؤ، کیونکہ تم سے اُسی کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اور اُسی کے مطابق تمہیں بدلہ ملے گا، اور جو عقل رکھتا ہے، اُس کے لیے قرآن ہی بطورِ نصیحت کافی ہے".

میرے بھائیو! قرآنِ پاک سیکھنے سے ہمارے بچوں پر سکینہ و اطمینان، ہدایت و رحمت نازل ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾، "اور بے شک وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے".

قرآن کریم سیکھنے سے اُن کا اپنے رب سے تعلق مضبوط ہوتا ہے، اُن کا عقل و فہم نُورِ قرآن سے مُنَوَّر ہوتا ہے، اور زندگی کے سفر میں رب تعالیٰ انکو گمراہی و بے راہ رَوی سے بچاتا

ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى﴾، "ہم نے تم پر قرآن اِس لیے نازل نہیں کیا کہ تم تکلیف اٹھاؤ"۔ جی ہاں! قرآن ہی کے ذریعے بچوں کی زندگیاں خوشگوار ہوتی ہیں، اُن کے اَخلاق بلند ہوتے ہیں، اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے، کہ جن کا اَخلاق خود قرآن تھا، جیسا کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضِی اللہ عنہا نے آپ علیہ السلام کے اَخلاق کے بارے میں فرمایا۔

میرے بھائیو! ہمارے بچے جب حفظِ قرآن کو اپنا معمول بنا لیتے ہیں؛ تو اُنکے اَذہان میں سمجھنے، غور و فکر کرنے، آیات کے درمیان ربط قائم کرنے، اور متشابہات میں فرق جاننے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے؛ جس سے اُن کی ذہانت بلند ہوتی ہے، اُن کی یادداشت تیز ہوتی ہے، اُن کا فہم و اِدراک وسیع ہو جاتا ہے، اُن کی زبان مضبوط ہوتی ہے، اور اُن کی فصاحت نمایاں ہوتی ہے، اور کیوں نہ ہو؟ جبکہ وہ قرآن کے ساتھ ایک ایسے اَعلیٰ لُغوِی ماحول میں تربیت پا رہے ہوتے ہیں، جو کلام کی عمدہ تراکیب و دلنشیں اَسالِیب سے لبریز ہے، اور ستر ہزار سے زائد عربی الفاظ سے مُزَیّن ہے، جیسا کہ باری تعالیٰ نے قرآن کریم کی توصیف بیان فرمائی: ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ﴾، "صاف عربی زبان میں"۔

تو میرے بھائیو ذرا سوچیے! اگر ہمارے بچے قرآن پاک کا کچھ حصہ حفظ کر لیں، تو ان کا لُغوِی ذخیرہ و ذہنی صلاحیتیں کس قدر بلند ہوں گی؟ اور وہ ماحولیاتی نظام اور اُسکے بنیادی

عناصر کو سمجھنے میں، اَجرامِ فَلَکی اور اُنکی گردشوں کو جاننے میں، اور گذشتہ اقوام کے واقعات اور اُن سے عبرت حاصل کرنے میں کتنے وسیع علم کے حامل ہونگے؟ بلکہ وہ کس قدر متانت وطِیبِ خاطر سے نوازے جائیں گے، کتنا سُکونِ قلب وراحتِ جاں اُنہیں نصیب ہوگا، کتنے ہی دُکھ اور غَم اُنکے چھٹ جائیں گے، اور اُنکی روح کو کس قدر اِطمینان وقرار میسَّر آئے گا، ارشادِ ربّانی ہے: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾. "وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے تسکین ہوتی ہے، خبردار! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں".

تو خوش نصیب ہیں وہ! بخدا! وہ خوش نصیب ہیں، جو قرآن کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئے، مبارک ہو اُنہیں! پھر مبارک ہو! اور بار بار مبارک ہو!

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ: ﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾. "بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے".

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: اپنے رب کی کتاب سے محبت کرنے والو! شیخ زاید رحمہ اللہ سے اُنکے تعلیمِ قرآن پر خاص توجہ دینے کا سبب پوچھا گیا، تو اُنہوں نے اپنے رب پر ایمان سے لبریز، اور حِکمت بھرے جملوں میں یہ ارشاد فرمایا: تعلیمِ قرآن پر توجہ دینے میں میرے تمام تر جذبات و مُحرِّکات ایمانی ہیں؛ کیونکہ انسان اللہ کی تخلیق اور اس کی صَنعت ہے، اور قرآنِ کریم خالقِ کائنات کا کلام ہے، تو جب ہم اپنی دنیا اور دین کی بھلائی چاہتے ہیں، تو یقیناً ہم اُسے قرآنِ کریم میں ہی پائیں گے، اِس لیے کہ انسان اللہ کی صَنعت و مخلوق ہے، اور بنانے والا ہی سب سے بہتر جانتا ہے کہ اُس نے کیا بنایا ہے".

تو دیکھیے! ہمارے والد شیخ زاید —رحمہ اللہ— کا یہ کتنا عظیم اور بصیرت اَفروز وِژن تھا، جو آج بھی ہمارے مبارک ملک میں جاری و ساری ہے، جو قرآنِ کریم کی خدمت و حفاظت میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا، چُنانچہ اِسی وِژن کے تحت وطنِ عزیز نے قرآن کریم کے نہایت عمدہ اور نفیس نُسخے شائع کیے، اور قرآن کریم میں نمایاں کارکردگی دکھانے والوں کے لیے اعلیٰ و قیمتی انعامات مختص کیے،

لہذا کوشش کریں کہ بچوں کو اپنی مسجدوں میں، اپنی مجالس میں، اور اپنے علاقے کے مراکزِ تحفیظ اور صرف سرکاری پلیٹ فارمز ہی سے قرآنِ کریم کی تعلیم دِلوائیں.

لیکن خبردار! ہوشیار! ہر اُس ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے بچیں جو ہمارے ملک میں رجسٹرڈ نہیں، ہر اُس مُحفِّظ و مُعلِّم سے بچیے، جس کے پاس قرآنِ کریم کی تعلیم دینے کا سرکاری اجازت نامہ نہیں، چنانچہ کتنے ہی ایسے غیر رجسٹرڈ اور غیر لائسنس یافتہ پلیٹ فارمز ہیں جنھیں ہم نے اپنے بچوں کو قرآنِ کریم حفظ کرانے کی غرض سے گھروں میں آنے دیا، مگر وہ ہمارے لیے وبالِ جان بن گئے، تباہی و بربادی کا باعث بنے، اور حسرت و ندامت کا سبب ٹھہرے، کیونکہ کتنے ہی ایسے غیرِاجازت یافتہ مُحفِّظین ہیں جنھوں نے ہمارے بچوں کو کسی آیت کی ایسی تفسیر بتائی جو اُس کی اصل مراد سے یکسر مختلف تھی، لہٰذا وہ بچوں کے ذہنوں میں ایسے شُکوک و شُبہات ڈال گئے جن سے وہ عمر بھر اُلجھنوں اور مَخمصوں میں مُبتلا رہے. ﴿وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾، "اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بے شک وہ اچھے کام کر رہے ہیں".

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَعَلَى تَعْلِيمِ أَوْلَادِنَا الْقُرْآنَ حَرِيصِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَأَحِطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشّيخ محمد بن زايد، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيخ راشد بن سعيد، وسائر شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.